فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

”تو پوچھ لیا کرو ان سے جو جانتے ہیں، اگر تم نہیں جانتے“ (ترجمہ شیخ الہندؒ)

فتاویٰ یسئلونک

آپ کے مسائل کا شرعی حل

رئیس دار الافتاء حضرت مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

شمارہ 125 | جمعۃ المبارک 26 ذوالحجہ 1442ھ 07 اگست 2021ء

اس شمارے میں شامل فتاویٰ جات

- پہلی بیوی کے بچوں کو کچھ نہ دینے کی وصیت
- دو کاموں کے لیے استخارہ کرنا
- گھر کی تعمیر کے بعد ورثاء کا حصہ
- باتھ ٹب میں پاؤں قبلہ کی طرف کرنا

سوال ارسال کرنے کے طریقے

- سوالات تحریری صورت میں متعین سوالنامے پر بالمشافہہ جمع کروائیں۔
- ask@yasalunak.com
پر برقی مراسلے (ای میل) کی صورت میں ارسال کریں۔
- www.yasalunak.com
پر موجود سوالنامے کے ذریعے ارسال کریں۔
- 0333-9206874 پر مکمل نام کے ساتھ واٹس ایپ کریں۔

دار الافتاء فقہ اکیڈمی کراچی C-335، بلاک-1، گلستان جوہر، بالمقابل جامعہ کراچی، یونیورسٹی روڈ، کراچی، پاکستان۔

پہلی بیوی کے بچوں کو کچھ نہ دینے کی وصیت

سوال: ایک پلاٹ کی ملکیت اور اس کی تقسیم کے بارے میں ہے کہ حال ہی میں ایک شخص کا انتقال ہوا ہے جنہوں نے اپنی زندگی میں دو شادیاں کی تھیں۔ ان کی دوسری زوجہ نے اپنی کمائی سے تین گھر اور ایک پلاٹ بنوایا، کیونکہ مرد کی کمائی سے گھر کا خرچ چلتا تھا۔ اور انہوں نے اپنی زندگی میں ہی وہ ساری جائداد زوجہ کے نام کر دی تھی۔ مگر اب ان کی پہلی زوجہ کے بڑے بیٹے کا یہ دعوی ہے کہ اس کو ان میں سے حصہ دیا جائے۔ پہلا پلاٹ بیچ کر ابا کے نام خیرات کرنے کے پیسے مجھے دیے جائیں، پھر ان کی قبر پکی کروانے کے لیے پیسے دیے جائیں اور پھر جو باقی بچ جائے دونوں بیویوں کی اولادوں کے درمیان اس کا برابر کا حصہ کیا جائے۔ جبکہ دنیا سے رخصت ہوتے وقت انہوں نے وصیت کی تھی جس میں انہوں نے اپنی پہلی بیوی سے تمام اولادوں کا نام لے کر کہا تھا کہ ان کا اس جائداد میں کوئی حصہ نہیں اور یہ وصیت تحریری صورت میں بھی موجود ہے اور وہ ان اولادوں کے نام بھی کچھ نہ کچھ کر کے گئے ہیں۔ مگر پھر بھی اس بیٹے کا دعوی ہے کہ اسے اس میں سے حصہ ملے۔ تو کیا ان کے بیٹے کا یہ دعوی صحیح ہے کہ اس کو حصہ ملے اور باپ کی قبر پکی کروانے کا اور ان کے نام خیرات کروانے کا بھی حصہ نکالا جائے۔ اور نہ ملنے پر اس کا یہ دعوی ہے کہ اگر ایسا نہ ہوا تو وہ عدالت میں جائے گا؟ اس مسئلے میں ہماری رہنمائی فرمائیں؟

جواب: صورت مسئولہ میں اگر واقعۃً تین گھر اور پلاٹ مرحوم کی دوسری بیوی نے اپنی کمائی سے بنوائے اور اس میں مرحوم کا کوئی حصہ شامل نہیں تھا تو یہ تینوں گھر اور پلاٹ مرحوم کی دوسری بیوی کی ملکیت شمار ہوں گے، اسی طرح مرحوم نے جو کچھ اپنی دونوں بیویوں اور ان کی اولادوں کو دیا اگر وہ باقاعدہ تقسیم کر کے مالکانہ حقوق و تصرف کے ساتھ ان کے قبضے میں دیا تو وہ سب ورثاء اس کے مالک بن گئے، اور اس ہبہ کی گئی جائداد میں میراث جاری نہیں ہوگی۔ لہذا اس صورت میں مرحوم کے پہلی بیوی کے بیٹے کا اپنے حصے کا مطالبہ کرنا یا اپنے والد کے ایصال ثواب یا قبر کو پکا کروانے کے لیے پیسوں کا مطالبہ کرنا جائز نہیں اور اس کا مطالبہ پورا کرنا کسی کے ذمے لازم نہیں۔ البتہ جو کچھ مرحوم نے اپنے ورثا کو دیا اس کے علاوہ بوقت انتقال اگر مرحوم کی ملکیت میں منقولہ وغیر منقولہ جائداد، نقدی، سونا چاندی اور چھوٹا بڑا جو بھی سامان موجود تھا، حتی کہ سوئی دھاگہ سب مرحوم کا ترکہ شمار ہوگا، سب سے پہلے اس میں سے کفن دفن کا متوسط خرچہ نکالا جائے، اس کے بعد مرحوم کے ذمے کسی کا قرض ہو تو کل مال سے اس کو ادا کیا جائے، اس کے بعد مرحوم نے کسی غیر وارث کے لیے کوئی جائز وصیت کی ہو تو تہائی مال کی حد تک اس پر عمل کیا جائے، اس کے بعد بقیہ مال کو تمام ورثاء کے درمیان تقسیم کیا جائے۔

(وتتم) الهبة (بالقبض) الكامل. (قوله: بالقبض) فيشترط القبض قبل الموت، ولو كانت في مرض الموت للأجنبي كما سبق في كتاب الوقف كذا في الهامش (قوله: بالقبض الكامل) وكل الموهوب له رجلين بقبض الدار فقبضاها جاز خانية. (الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (۵/ ۶۹۰)

دو کاموں کے لیے استخارہ کرنا

سوال: دو کاموں کے لیے ایک ہی استخارہ کرنا درست ہے؟ یا دونوں کے لیے الگ الگ کرنا ہوگا؟ کیوں کہ دو رشتے آئے ہیں کیا ہر ایک رشتے کے لیے الگ الگ استخارہ کرنا ہوگا یا دونوں کے لیے ایک کرنا درست ہے؟ اس مسئلے میں ہماری رہنمائی فرمائیں۔

جواب: استخارہ کا معنی ہے خیر طلب کرنا تو کوئی بھی جائز کام جس کے کرنے یا نہ کرنے میں تردد ہو اسی طرح دو کاموں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے میں تردد ہو تو ایسی صورت میں استخارہ کر لینا سنت عمل ہے اور اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ دو رکعت نفل پڑھ کر دعائے استخارہ پڑھی جائے اور اس کے بعد جس طرف دل کا میلان ہو اس پر عمل کر لیا جائے۔ استخارہ کرنے کے بعد کسی خواب وغیرہ کا آنا ضروری نہیں، جن دو کاموں میں سے ایک کو اختیار کرنے کے بارے میں استخارہ کیا ہے اگر ایک ساتھ استخارہ کرنے سے کسی ایک جانب اطمینان ہو جائے تو اسی پر عمل کریں اگر اطمینان نہ ہو تو دونوں کے لیے الگ الگ استخارہ کر لیں بس جس کام میں تردد ہو اور استخارہ کے بعد تردد ختم ہو جانے کے بعد کام کے

کرنے یا نہ کرنے کی جہت متعین ہوجائے تو اسی پر عمل کرلیا جائے۔تردد ختم نہ ہوتو یہ عمل سات دن تک کریں۔اگر سات دن بعد بھی کوئی جہت متعین نہ ہوتو خیر کی دعا کر کے کام شروع کردیں۔

بخاری شریف میں ہے: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَالسُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا هَمَّ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ (بخاری، کتاب الدعوات،باب الدعاء عند الاستخارة) ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ ہم لوگوں کو تمام امور میں استخارہ کی تعلیم کرتے تھے جس طرح قرآن کی سورت سکھاتے تھے جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز پڑھے پھر کہے کہ اے میرے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعہ خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کی درخواست کرتا ہوں تو قادر ہے لیکن میں قادر نہیں تو علم رکھتا ہے لیکن مجھے علم نہیں تو غیب کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔اے میرے اللہ اگر تو سمجھتا ہے کہ یہ امر میرے دین اور معاش اور انجام کار کے لحاظ سے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر فرمادے اور میرے لیے اس میں آسانی پیدا کردے، پھر اس میں میرے واسطے برکت عطا کر اور اگر تو سمجھتا ہے کہ یہ امر میرے لیے میرے دین اور معاش اور انجام کار کے لحاظ سے برا ہے تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے باز رکھ اور میرے لیے بھلائی مقدر فرمادے جہاں بھی ہو پھر مجھے راضی رکھ، آپ ﷺ نے فرمایا پھر اپنی حاجت بیان کرے۔

اور اگر اتنا وقت نہ ہو جس میں دو رکعت پڑھے اور فوری فیصلہ کی صورت میں مختصر سی دعا پڑھ کر استخارہ کیا جاسکتا ہے۔

ترمذی شریف میں ہے: عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَمْرًا قَالَ اللّٰهُمَّ خِرْ لِي وَاخْتَرْ لِي (سنن الترمذی، کتاب الدعوات،باب منه) ترجمہ: حضرت عائشہؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے نقل کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کیا کرتے اللّٰهُمَّ خِرْ لِي وَاخْتَرْ لِي یعنی اے اللہ میرے لیے خیر پسند فرما اور میرے کام میں برکت پیدا فرما۔

استخارہ سے متعلق یہی وہ طریقہ ہے جو احادیث کی روشنی میں ثابت ہے اس سے زائد کچھ نہیں استخارہ اپنے کاموں میں اللہ سے خیر طلب کرنے کا نام ہے مستقبل کی خبریں معلوم کرنے کا نہیں اور کسی اور سے استخارہ کروانا ثابت نہیں۔اس لیے خود ہی استخارہ کرنا چاہیے یہی مسنون طریقہ ہے۔رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو خود استخارہ کرنا سکھایا ہے البتہ اگر کوئی معاملہ بہت اہم ہو اور کسی پہلو پر میلان بھی نہ ہو رہا ہو یا نفسانی خواہشات کا غلبہ ہو، تو پھر کسی ایسے شخص سے جو نیک صالح ہو اور اس کی بزرگی و شرافت بھی مسلم ہو، استخارہ کروایا جاسکتا ہے اور اس کو بھی چاہیے کہ استخارہ اس طریقہ پر کرے جس کی آپ ﷺ نے اُمت کو تعلیم دی ہے۔

وینبغی أن یکررها سبعا، لما روى ابن السنی یا أنس إذا هممت بأمر فاستخر ربك فیه سبع مرات، ثم انظر إلى الذی سبق إلى قلبك فإن الخیر فیه (رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل)

قوله: مضى لما ینشرح له صدره، أی قلبه وهو یفید أنه یحصل بعد الاستخارة أحد الأمرین لا محالة والمراد أنه ینشرح له صدره إنشراحا خالیا عن هوى النفس. (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الإیضاح (ص: ۳۹۸)

گھر کی تعمیر کے بعد ورثاء کا حصہ

سوال: ایک شخص کا انتقال ہوگیا جس کے ترکے میں ایک زمین ہے اس کے ورثاء میں سات بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں، مورث کی آدھی زمین کو فروخت کر کے دو بیٹوں اور چار بیٹیوں نے وراثت لے لی۔ان سب بیٹیوں کے حصے میں ۵ لاکھ آئے۔اب باقی آدھی زمین پر ایک بیٹے نے اپنے پیسوں سے مکان بنایا، لیکن ابھی بھی اس میں تین بیٹیوں کا حصہ دینا اس ایک بیٹے کے ذمے باقی ہے۔سوال یہ ہے کہ وہ بیٹا مکان

کی قیمت (بننے کے بعد) والی قیمت لگا کر بیٹیوں کا حصہ ادا کرے گا یا محض پرانی زمین کے حساب سے حصہ ادا کرے گا؟ واضح رہے کہ باقی چار بیٹیوں اور دو بیٹوں کو صرف زمین کی قیمت ملی ہے۔ ان تین بیٹیوں کے لیے کیا حکم ہے؟ کیا ان کو بھی ۵ لاکھ دیے جائیں گے؟

نوٹ: نیا گھر فروخت نہیں کر رہے، بہنوں کو ان کا حق اپنے پیسوں سے ہی دے رہے ہیں۔ اس مسئلے میں ہماری رہنمائی فرمائیں؟

جواب: صورت مسئولہ میں جس بھائی نے والد مرحوم کی آدھی زمین میں مکان تعمیر کیا تو اگر یہ مکان اس بھائی نے دیگر ورثاء کی اجازت سے تعمیر کیا ہے تو یہ مکان سارے ورثاء کا شمار ہوگا اور تعمیر کرنے والے کو اپنی تعمیرات کا خرچہ دیگر ورثاء سے لینے کا اختیار ہوگا۔ لیکن اگر بہنوں سے اجازت لیے بغیر بھائی نے مشترکہ زمین پر مکان بنایا تو ایسی صورت میں بھائی کو اپنی تعمیرات کا خرچہ واپس لینے کا اختیار نہیں ہوگا۔ بہرصورت بھائی پر لازم ہے کہ زمین کی مکان سمیت موجودہ ویلیو لگوا کر اسی ویلیو کے اعتبار سے تینوں بہنوں کو ان کا حصہ دے۔

المادة (١٣٠٩) إذا عمر أحد الشريكين الملك المشترك بإذن الآخر وصرف من ماله قدرا معروفا فله الرجوع على شريكه بحصته أي أن يأخذ من شريكه مقدار ما أصاب حصته من المصرف. (مجلة الأحكام العدلية (ص: ٢٥٠)

المادة (١٣١١) إذا عمر أحد الملك المشترك من نفسه أي بدون إذن من شريكه أو القاضي يكون متبرعا أي ليس له أن يأخذ من شريكه مقدار ما أصاب حصته من المصرف سواء كان ذلك الملك قابلا للقسمة أو لم يكن. (مجلة الأحكام العدلية (ص: ٢٥٠)

باتھ ٹب میں پاؤں قبلہ کی طرف کرنا

سوال: ہمارے آفس میں ایک جکوزی لگا ہے اور اس کے پاؤں کا رخ قبلہ کی طرف ہے، تو کیا ہم اس کو قبلہ سے ایک ڈگری یا دو ڈگری ہٹا کر رکھ سکتے ہیں، تاکہ قبلے کی بے حرمتی نہ ہو کیوں اس کی طرف پاؤں کا رخ کرنا منع ہے۔ لہذا سوال یہ ہے کہ ہم اس ٹب کو قبلے کی سمت سے کتنی انحراف سے رکھ سکتے ہیں کہ اس میں لیٹنا جائز ہو؟ اس مسئلے میں ہماری رہنمائی فرمائیں؟ واضح رہے کہ جکوزی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل کر سکتے ہیں، اسی طرح اس کی ڈائریکشن سر کی جگہ پاؤں اور پاؤں کی جگہ سر کو بھی تبدیل کیا جا سکتا ہے، لیکن ڈائریکشن تبدیل کرنے کی صورت میں بیٹھنے میں تکلیف ہوگی، کیوں کہ اسے ایک خاص شکل میں بنایا جاتا ہے اس کے سر کی جگہ ایک تکیہ نما چیز بنی ہوتی ہے اور پاؤں کی جگہ پانی کے نل لگے ہوتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ ٹب دوسرے شہر سے آیا ہے اسے واپس کرنا بھی مشکل ہے؟ اس کے ٹائل بھی اسی طرح خاص نوعیت کے بنے ہوتے ہیں اس وجہ سے ان کو دوسری جگہ تبدیل کرنے کی صورت میں اس کے ٹائل (جن میں سیوریج کے پائپ وغیرہ لگے ہوئے ہوتے ہیں) کو دوسری طرف لگانا ہوگا مثلا دائیں جانب سے بائیں جانب لگانے میں مشقت بھی ہے۔

جواب: بغیر کسی عذر کے قبلہ کی جانب پیر پھیلا کر بیٹھنا یا لیٹنا بے ادبی ہے اور مکروہ فعل ہے۔ لہذا صورت مسئولہ میں جکوزی کو موجودہ حالت میں استعمال کرنا درست نہیں بلکہ اس کو کسی ایسے رخ پر کیا جائے جس سے قبلہ کی طرف پاؤں نہ ہوں ورنہ استعمال کرنے والا جب بھی قبلہ رخ ہو کر اس میں لیٹا رہے گا بے ادبی اور مکروہ فعل کا مرتکب ہوگا چونکہ یہ عمل قصدا کر رہا ہے اس لیے گناہ گار بھی ہوگا۔

كره (مد رجليه في نوم أو غيره إليها) أي عمدا لأنه إساءة أدب قاله منلا ناكير. (الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (١/ ٦٥٥)

(قوله مد رجليه) أو رجل واحدة ومثل البالغ الصبي في الحكم المذكور ط (قوله أي عمدا) أي من غير عذر أما بالعذر أو السهو فلا ط.

(قوله لأنه إساءة أدب) أفاد أن الكراهة تنزيهية ط. لكن قدمنا عن الرحمتي في باب الاستنجاء أنه سيأتي أنه بمد الرجل إليها ترد شهادته. قال: وهذا يقتضي التحريم فليحرر. (الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (١/ ٦٥٥)

ختم شد